بسم اللہ الرحمن الرحیم

REGD No. L.5254

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰہِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ
عَسٰۤى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ

الفضل

ربوہ

یوم جمعہ ۹ جمادی الثانی ۱۳۷۶ھ

فی پرچہ ۱ آنہ

جلد ۴۶/۱۱ | ۱۱ صلح ۱۳۳۶ ہش | ۱۱ جنوری ۱۹۵۷ء | نمبر ۹

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق اطلاع

ربوہ ۱۰ جنوری۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ طبیعت بفضلہ تعالیٰ اچھی ہے۔

احباب حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت و سلامتی اور درازیٔ عمر کے لئے التزام سے دعائیں جاری رکھیں۔

اخبار احمدیہ

ربوہ ۱۰ جنوری۔ محترم نواب محمد عبداللہ خان صاحب آج کل بیمار ہیں۔ احباب ان کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے خاص توجہ اور التزام سے دعائیں جاری رکھیں۔

ربوہ ۱۰ جنوری۔ حضرت مفتی محمد صادق صاحب کی طبیعت دو دن سے زیادہ سردی کی وجہ سے بہت ناساز ہے احباب صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا فرمائیں۔

ربوہ ۱۰ جنوری۔ گزشتہ دو تین روز سے مطلع ابر آلود ہے۔ جس کی وجہ سے سردی کی شدت بڑھ گئی ہے۔

برطانوی وزیراعظم سر انتھونی ایڈن مستعفی ہو گئے

وزارتِ عظمیٰ کے لئے آر۔ اے بٹلر کا نام لیا جا رہا ہے

لنڈن ۱۰ جنوری۔ برطانوی وزیراعظم سر انتھونی ایڈن اپنے عہدے سے مستعفی ہو گئے ہیں۔ اور ملکہ الزبتھ نے ان کا استعفا منظور کر لیا ہے۔ اپنی دیہی قیام گاہ سے ملکہ الزبتھ کے غیر متوقع طور پر لنڈن واپس آنے کے بعد سے یہ قیاس آرائیاں زوروں پر تھیں کہ بڑی نوعیت کا کوئی اہم سیاسی واقعہ رونما ہونے والا ہے۔ چنانچہ کل شام اپنی کابینہ کے ایک غیر معمولی اجلاس کے بعد سر انتھونی ایڈن بکنگھم پیلس گئے۔ اور ملکہ کو اپنا استعفا پیش کر دیا جس کی فوری منظوری کے بعد بکنگھم پیلس سے ایک سرکاری بیان جاری ہوا جو سر انتھونی کے استعفا اور اس کی منظوری کی خبر پر مشتمل تھا۔ ملکہ الزبتھ اب ایک اور نامور سیاستدان کو حکومت بنانے کی دعوت دیں گی۔ سر انتھونی کے جانشین کے طور پر مسٹر آر۔ اے بٹلر کا نام لیا جا رہا ہے۔ بعد میں یہ بیان کیا گیا کہ مسٹر ایڈن خرابیٔ صحت کی بنا پر مستعفی ہوئے ہیں۔

ڈاکٹر عبدالسلام صاحب ایم۔ اے۔ پی۔ ایچ۔ ڈی (کنٹب) کا نیا اعزاز

آپ کو امپیریل کالج آف سائنس اینڈ ٹیکنالوجی لنڈن میں پروفیسر مقرر کیا گیا ہے

یہ خبر جماعت میں مسرت سے سنی جائے گی کہ مکرم ڈاکٹر عبدالسلام صاحب ایم۔ اے (ریاضی۔ فزکس) پی۔ ایچ۔ ڈی (کنٹب) جو کیمبرج یونیورسٹی میں لیکچرار کے فرائض سر انجام دے رہے تھے۔ اب امپیریل کالج آف سائنس اینڈ ٹیکنالوجی لنڈن میں اب پروفیسر مقرر ہوئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کو یہ نیا اعزاز مبارک کرے۔ اور آپ کو بیش از بیش دینی و دنیوی ترقیات سے نوازے۔ آمین

آپ کے اس نئے اعزاز پر سائنس کے مشہور رسالے Nature کا میں "News & Views" کے تحت جو نوٹ شائع ہوا ہے۔ اس کا ترجمہ درج ذیل ہے۔

"ڈاکٹر عبدالسلام لیکچرار کیمبرج یونیورسٹی کو حال ہی میں امپیریل کالج آف سائنس اینڈ ٹیکنالوجی لنڈن میں یونیورسٹی پروفیسر کی حیثیت سے مقرر کیا گیا ہے۔ ڈاکٹر سلام ایک ممتاز مغز ماہر ریاضیات ہیں اور انہیں نظریاتی فزکس کے میدان میں بین الاقوامی شہرت حاصل ہے۔ حال ہی میں جو بنیادی ذرات دریافت ہوئے ہیں۔ ان کی ماہیت سے متعلق سائنسی نظریوں کی تشکیل میں انہوں نے نہایت اہم کردار ادا کیا ہے۔ یہاں میدانوں میں امپیریل کالج سائنس کے ان خصوصی شعبوں میں ان کی سرگرمیوں کو یقیناً بھی زیادہ شہرت قبول حاصل ہوگا۔ وہاں انہیں ایسے ساتھی سائنسدانوں کی رفاقت میسر آئے گی۔ کہ جو ایسی تحقیقات کے تجرباتی حصہ میں گہری دلچسپی رکھتے ہیں

ڈاکٹر سلام کی ابتدائی تعلیم پنجاب یونیورسٹی میں پایۂ تکمیل کو پہنچی۔ جہاں سے ۱۹۴۶ء میں آپ نے ایم۔ اے کی ڈگری حاصل کی ۱۹۴۸ء میں آپ نے کیمبرج یونیورسٹی سے بی۔ اے کی ڈگری لی۔ اور وہیں سے ۱۹۵۱ء میں پی۔ ایچ۔ ڈی کی ڈگری حاصل کی۔ اسی سال وہ سینٹ جانز کالج کیمبرج میں سائنس کی ایک خصوصی تحقیقات کے لئے منتخب کئے گئے۔ ڈاکٹر سلام ریاضی کے ۲ کے شعبوں میں اعلیٰ عہدوں پر فائز رہے ہیں ۱۹۵۱ء میں وہ گورنمنٹ کالج لاہور میں ریاضی کے پروفیسر مقرر ہوئے اور ۱۹۵۲ء میں انہیں پنجاب یونیورسٹی کے شعبہ ریاضیات کا صدر مقرر کیا گیا۔ ۱۹۵۴ء سے وہ کیمبرج یونیورسٹی میں لیکچرار کے طور پر کام کر رہے تھے۔ ۱۹۵۵ء میں جنیوا کے مقام پر ایٹمی طاقت کے پرامن استعمال سے متعلق جو کانفرنس منعقد ہوئی تھی۔ اس میں آپ نے سائنسی سکرٹری کے طور پر کام کیا۔

پروفیسر سلام کے تقرر کے بعد اب امپیریل کالج میں پروفیسروں کی تعداد چار ہو گئی ہے یعنی (۱) پروفیسر ایچ جونز جو متعلقہ شعبہ کے صدر ہیں (۲) پروفیسر جی۔ اے برنارڈ جو اعداد و شمار کے پروفیسر ہیں (۳) پروفیسر ڈبلیو کینیئن جو Pure mathematics کے پروفیسر ہیں اور (۴) پروفیسر عبدالسلام آپ کا تعلق کلی طور پر Applied mathematics اور ریاضیاتی فزکس سے ہوگا۔

ٹائم ٹیبل

طارق ٹرانسپورٹ کمپنی

سروس نمبر	۱	۲	۳	۴	۵
از لاہور برائے ربوہ	5-00	7-45	0-15	12-45	3-15
از ربوہ برائے لاہور	5-30	8-15	11-15	2-30	4-15
از سرگودھا برائے ربوہ	4-30	7-15	10-15	1-30	3-15
از ربوہ برائے سرگودھا	8-45	11-30	2-00	4-30	7-00

اڈہ لاہور — بیرون شاہ عالمی۔ بالمقابل گول منڈی متصل اڈہ ٹانگہ سٹینڈ

اڈہ سرگودھا — متصل اڈہ پنجاب ٹرانسپورٹ

فون نمبر لاہور 2700

ایڈیٹر:۔ روشن دین تنویر بی۔ اے ایل ایل۔ بی

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں طبع کرا کر دفتر الفضل ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۱۱؍ جنوری ۱۹۵۷ء

ربوہ میں مثالی ہسپتال کی ضرورت

جلسہ سالانہ پر جو احباب ربوہ تشریف لائے تھے۔ اور جو احباب ربوہ آتے رہتے ہیں۔ انہوں نے دیکھا ہوگا۔ کہ وادی ربوہ کے درمیان پہاڑیوں کے غربی جانب ایک نئی عمارت تعمیر ہو رہی ہے۔ اور یقیناً انہیں یہ بھی معلوم ہوا ہوگا۔ کہ یہ عمارت ہسپتال کی ہے۔ جو یہاں تعمیر ہو رہا ہے۔ احباب نے یہ بھی ملاحظہ کیا ہوگا۔ کہ گو بعض حصے عمارت کے مکمل ہو چکے ہیں۔ لیکن حقیقت یہ ہے۔ کہ ابھی یہ عمارت ادھوری ہے۔ اور اسکی تکمیل ابھی نہیں ہو سکی تھی اس کی وجہ روپیہ کی کمی ہے۔ یہ عمارت صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب چیف میڈیکل آفیسر فضل عمر ہسپتال کے زیر نگرانی تعمیر ہو رہی ہے۔ اور ہمیں مکرم ڈاکٹر صاحب موصوف کا ممنون ہونا چاہیئے۔ کہ انہوں نے نہایت جانفشانی اور محنت سے اس کام کو ہاتھ میں لیا ہے۔ اور مرکز ربوہ کی ایک نہایت اہم ضرورت کو پورا کرنے کا بیڑا اٹھایا ہے۔ لیکن یہ حقیقت بھی واضح ہے۔ کہ ایسے کاموں میں ایک شخص کے صرف نیک ارادوں سے ہی کام نہیں ہو سکتے۔ اور نہ ایک شخص کی قربانی ہی ان کی تکمیل کر سکتی ہے۔ ایسے کاموں کے لئے سب سے پہلی ضرورت فنڈز کی ہوتی ہے۔ اگر روپیہ مہیا نہ ہو سکے۔ تو محض خیالوں سے کس طرح ایسے کام سرانجام پا سکتے ہیں۔

اس کے متعلق احباب متفق ہوں گے۔ کہ مرکز ربوہ میں ایک عظیم الشان ہسپتال نہایت ضروری ہے۔ یہ صرف اہل ربوہ کے لئے ہی ضروری نہیں ہے۔ بلکہ خدمت خلق کے لئے از حد ضروری ہے۔ چاہیئے کہ اس مقام پر ایک مثالی ہسپتال ہو۔ جس کی نہ صرف عمارت ہی ضروریات کے لئے کافی ہو۔ بلکہ جس میں ڈاکٹری کا تمام جدید سامان موجود ہو۔ جو ان ڈور اور آؤٹ ڈور مریضوں کے لئے ضروری ہو۔ اور پھر چاہیئے کہ ڈاکٹری علم کے ہر شعبہ کے ماہرین جو جدید طبی علوم و فنون سے واقف ہوں۔ موجود ہوں۔ تاکہ ہر لحاظ سے ہسپتال اہل ربوہ اور ارد گرد کے مریضوں کی حتی الوسع تمام ضروریات کو پورا کرنے کے قابل ہو۔

اس وقت جو ہسپتال ربوہ میں موجود ہے۔ اگرچہ اس سے ہر ماہ ہزاروں احمدی اور غیر احمدی مریض فائدہ اٹھاتے ہیں۔ لیکن اول تو اس کی عمارت بالکل ہی ہسپتال کی ضروریات کے قابل نہیں۔ چند کچی بنی ہوئی کوٹھڑیاں ہیں۔ جن کو ہسپتال کے طور پر استعمال کیا جا رہا ہے۔ نہ کوئی اپریشن روم ہے۔ اور نہ ان ڈور مریضوں کی رہائش کا کوئی انتظام ہے۔ اس کو ہسپتال کہنا ہی آج کل کے زمانہ میں ایک محض تمسخر خیال کیا جائے گا۔

اس کے باوجود اب تک اچھی بری خدمت یہ ہسپتال کر رہا ہے۔ چنانچہ ہزاروں مریض اب تک اس سے استفادہ کر چکے ہیں۔ اور چونکہ نزدیک و دور کوئی ہسپتال موجود نہیں۔ اس لئے جتنا کام بھی اس حالت میں کیا گیا ہے۔ وہ قابل قدر ہے۔ اور اس کے متعلق بھی ہم چیف میڈیکل آفیسر فضل عمر ہسپتال جناب صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب کے ممنون ہیں۔ جنہوں نے اپنی زندگی اسی کام کے لئے وقف کر رکھی ہے۔ اور نہایت قلیل گذارہ لے کر خدمت خلق کا کام کر رہے ہیں۔ آپ کے علاوہ ہم ان تمام ڈاکٹروں کے بھی بے حد ممنون ہیں۔ جنہوں نے قلیل گذارے لے کر اس کام کو ایسی نامرغوب حالت میں جاری رکھا ہے۔

پچھلے دنوں جب سیلابوں کی وجہ سے ملک میں امراض پھیل گئی تھیں۔ تو سلسلہ کے دیگر ڈاکٹروں سمیت نیز اس ہسپتال کے کارکنوں نے بھی عظیم کام سرانجام دیا تھا۔ اور ہزاروں روپوں کی دوائیں مصیبت زدگان اور بیماروں کو تقسیم کی تھیں۔ اس سے ظاہر ہے کہ ربوہ میں ایک مثالی ہسپتال کی کتنی ضرورت ہے۔ تاکہ خدمتِ خلق کے کام کو وسیع سے وسیع تر کیا جا سکے۔ اور جہاں جماعت انسانوں کے روحانی احیاء کے لئے کھڑی ہوئی ہے۔ وہاں ان کی جسمانی صحت اور زندگی کی بھی ضامن ہو۔ تاکہ صحت مند جسموں میں صحت مند روحیں نشوونما پائیں۔

جیسا کہ احباب کو الفضل سے معلوم ہوا ہوگا۔ نئے ہسپتال کی جلد از جلد تکمیل کے لئے اللہ تعالےٰ کی طرف سے بھی اشارہ ہوا ہے۔ چنانچہ یہ واقعہ ہے۔ کہ جس دن صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب حضرت مرزا بشیر احمد صاحب سے ہسپتال کے لئے اپیل کرنے کے لئے کہہ رہے تھے۔ اسی رات ایک بزرگ سلسلہ کو خواب میں سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام ملے۔ اور حضور اقدس علیہ السلام نے اس کام پر خوشنودی کا اظہار فرمایا۔ ہمیں یقین ہے کہ یہ الٰہی اشارہ ہے۔ اور اس لئے یقیناً یہ اپیل فوری اثر کرے گی۔ اور احباب اس کار خیر کے لئے اپنی اپنی حیثیت کے مطابق ہسپتال کی تکمیل کے لئے روپیہ پیش کرنے کے لئے دوڑیں گے۔

غلامِ احمدِ مرسل کے جاں نثار ہیں ہم

ہر ایک سِرّ حقیقت کے راز دار ہیں ہم
خدا گواہ کہ اک دُرِّ شاہوار ہیں ہم
تجلیاتِ ازل ہیں نگاہ میں غلطاں
ہزار طُور کے جلووں سے ہمکنار ہیں ہم
جسے مسیح کی سعیٔ عمل نے سینچا تھا
اسی چمن کی دہکتی ہوئی بہار ہیں ہم
حقیقتوں کے لئے ہیں پیامِ عمرِ بقا
ہر ایک خرمنِ باطل پہ شعلہ بار ہیں ہم
ہر ایک شان میں اسلام جلوہ پیرا ہے
کہیں غرور۔ کہیں عجز و انکسار ہیں ہم
محیطِ بحر پہ حاوی ہے اضطرابِ حیات
عجیب طرح کی اک موجِ بیقرار ہیں ہم
ہمارے پاؤں پہ ہے سجدہ ریز عمرِ فنا
کہ لوحِ دہر پہ اک نقش پائیدار ہیں ہم
نگاہِ غیر میں اک کاہ بھی نہیں لیکن
کسے خبر کہ حقیقت میں کوہسار ہیں ہم
متاعِ عقل و خرد ہے نثارِ جوشِ جنوں
اک ایسی منزلِ مشکل کے راہوار ہیں ہم
ہمارے سامنے لرزاں ہے سطوتِ کسریٰ
رہِ حجاز کا روندا ہوا غبار ہیں ہم
ہمارے اوج سے شانِ سکندری ہے نگوں
غلامِ احمدِ مرسل کے جاں نثار ہیں ہم

(نسیم سیفی)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے وضاحت طور پر پیشگوئی مصلح موعود کا مصداق حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کو ہی قرار دیا ہے

اس عظیم الشان پیشگوئی کے ظہور سے متعلق اہل پیغام کی غلط روش اور اس کا تجزیہ

جلسہ سالانہ کے موقع پر مکرم ملک عبد الرحمٰن صاحب خادم کی تقریر

(۳)

سلسلہ کے لئے دیکھیں الفضل ۹ جنوری ۵۷ء

تقریر جاری رکھتے ہوئے مکرم خادم صاحب نے کہا اہل پیغام یہی نہیں کہتے کہ مصلح موعود کی پیشگوئی میں جس بیٹے کی پیدائش کا ذکر ہے اس سے مراد روحانی فرزند ہے بلکہ مولوی محمد علی صاحب نے اپنے ایک رسالہ میں یہاں تک لکھا ہے کہ بے شک حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس پیشگوئی سے جسمانی فرزند کی پیدائش مراد لی ہے اور اسے میاں محمود احمد صاحب پر چسپاں کیا ہے۔ لیکن باپ تو اپنی اولاد کے متعلق نیک خواہشات ہی رکھتا ہے اور اس کی یہی تمنا ہوتی ہے کہ اس کی اولاد ہمہ صفت موصوف ہو لیکن سوال یہ ہے کہ کیا خدا نے بھی کہا کہ اس سے مراد جسمانی فرزند کی پیدائش ہے اور یہ کہ حضرت مسیح موعود کی جسمانی اولاد میں سے ایک وہ ہے جو پیشگوئی مصلح موعود کا مصداق ہے۔ جب تک خدا نہ کہے ہم نہیں مانتے۔ پیشگوئی مصلح موعود کے الہامی الفاظ میں صاف طور پر یہ آتا ہے کہ "وہ لڑکا تیرے ہی تخم سے تیری ہی ذریت و نسل ہوگا"۔ خدا تعالیٰ نے یہ الفاظ استعمال کر کے فیصلہ کر دیا ہے کہ اس میں جس فرزند کی پیدائش کی خبر دی گئی ہے اس سے مراد جسمانی بیٹا ہے اس کے باوجود اہل پیغام کا مطالبہ یہ ہے کہ خدا کہے تو ہم مان لیں گے۔

پھر اس پیشگوئی کی وضاحت میں جہاں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے یہ فرمایا ہے کہ ۲۰ر فروری ۱۸۸۶ء کی پیشگوئی دو سعید بیٹوں کے پیدا ہونے پر مشتمل تھی وہاں ساتھ ہی یہ بھی فرمایا ہے کہ "خدا تعالیٰ نے مجھ پر یہ ظاہر کیا ہے"۔

....

....

.... سو گویا یہ وضاحت کہ ۲۰ر فروری ۱۸۸۶ء کی پیشگوئی دو بیٹوں کے پیدا ہونے پر مشتمل ہے۔ یعنی ایک بشیر اول پر جو فوت ہو جائے گا۔ اور دوسرے بشیر ثانی پر جس کا نام محمود ہوگا اور وہ لمبی عمر پائے گا۔ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے کیونکہ یہ بات حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو بذریعہ الہام بتائی گئی تھی نہ کہ یہ محض حضورؑ کا اپنا قیاس تھا۔ یہ واضح ہو جانے کے بعد کہ اس پیشگوئی میں دو بیٹوں کے پیدا ہونے کی بشارت ہے۔ یہ امر خود واضح ہو جاتا ہے کہ اگر جسمانی بیٹے مراد ہیں تو دونوں ہی جسمانی ہوں گے اور اگر روحانی بیٹے مراد ہیں۔ تو دونوں ہی روحانی ہوں گے۔ اب بتاؤ بشیر اول جو پیشگوئی کے مطابق پہلے پیدا ہو کر نوعمری میں ہی فوت ہو گیا حضور علیہ السلام کا صلبی بیٹا تھا یا نہیں۔ جب وہ صلبی بیٹا تھا تو لازماً ماننا پڑے گا کہ بشیر ثانی سے مراد بھی صلبی بیٹا ہے۔ کوئی ایسا روحانی بیٹا نہیں جو تین سو سال بعد پیدا ہو کیونکہ اس نے بہر حال نو سال کی میعاد کے اندر پیدا ہونا تھا۔ جس کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ زمین و آسمان ٹل سکتے ہیں۔ پر اس کے وعدوں کا ٹلنا ممکن نہیں۔

پھر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم بھی فرماتے ہیں کہ مسیح موعود کا ایک بیٹا ہوگا جو اس کا مثیل ہوگا اور وہ بیٹا اس کا صلبی اور جسمانی بیٹا ہوگا نہ کہ محض روحانی۔ چنانچہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی اس پیشگوئی کا ذکر کرتے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام اپنی کتاب آئینہ کمالات اسلام کے صفحہ ۵۷۸ پر فرماتے ہیں۔

قد اخبر رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم
ان المسیح الموعود
یتزوج ویولد لہ
ففی ھذا اشارة
الی ان اللہ یعطیہ
ولداً صالحاً یشابہ
اباہ ولا یاباہ ویکون
من عباد اللہ المکرمین
والسر فی ذالک ان اللہ
لا یبشر الانبیاء و
الاولیاء بذریة
الا اذا قدر تولید
الصالحین۔

یعنی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے خبر دی تھی کہ مسیح موعود نکاح کرے گا اور اس کے ہاں اولاد ہوگی اور اس بشارت میں اس طرف اشارہ ہے کہ اللہ تعالیٰ مسیح موعود کو ایک صالح لڑکا عطا کرے گا۔ جو اپنے باپ کا مثیل ہوگا اور اس کا نافرمان نہیں ہوگا۔ اور وہ اللہ تعالیٰ کے مکرم بندوں میں سے ہوگا۔ اور اس میں راز کی بات یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ انبیاء اور اولیاء کو صرف اسی صورت میں اولاد کی بشارت دیتا ہے کہ جب اس نے اولاد کا صالح ہونا مقدر کر دیا ہو۔

رسول اللہ صلعم فرماتے ہیں کہ یتزوج و یولد لہ کہ مسیح موعود نکاح کرے گا۔ اور اس کے ہاں لڑکا پیدا ہوگا۔ اس کی تشریح کرتے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ اس میں ایک ایسے بیٹے کی پیشگوئی ہے کہ جو حسن و احسان میں میرا نظیر ہوگا۔ اب غور کرنے والی بات یہ ہے کہ نکاح کے نتیجہ میں جو اولاد ہوگی۔ وہ صلبی ہوگی یا نہیں؟ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے صلبی بیٹے کا ذکر کیا ہے یا روحانی بیٹے کا؟ پھر حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ لا یاباہ کہ وہ نافرمان نہیں ہوگا۔ اسی فرزند کے متعلق اہل پیغام کہتے ہیں کہ وہ نعوذ باللہ نافرمان ہے۔ حالانکہ حضورؑ فرما گئے ہیں وہ ہرگز ہرگز نافرمان نہیں ہوگا۔

(جب مکرم خادم صاحب نے اس امر کو وضاحت کے ساتھ پیش کیا۔ تو جلسہ گاہ کی فضا بے ساختہ طریق پر نعرہ تکبیر اللہ اکبر حضرت فضل عمر زندہ باد کے نعروں سے گونج اٹھی)

یہ امر واضح کرنے کے بعد کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی سے بھی مصلح موعود کا جسمانی فرزند ہونا ثابت ہے مکرم خادم صاحب نے بتایا کہ شاہ نعمت اللہ ولیؒ کی پیشگوئی کی وضاحت میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جو کچھ تحریر فرمایا ہے وہ بھی اس حقیقت پر دال ہے کہ حضور علیہ السلام نے مصلح موعود کے طور پر جس فرزند کا ذکر کیا ہے اس سے مراد آپ کا صلبی اور جسمانی بیٹا ہے نہ کہ وہ تین سو سال بعد پیدا ہونے والا کوئی روحانی فرزند۔ تقریر جاری رکھتے ہوئے آپ نے کہا حضرت مسیح موعود علیہ السلام اپنی کتاب نشان آسمانی میں حضرت شاہ نعمت اللہ ولیؒ کے شعر

دور او چوں شود تمام بکام
پسرش یادگار مے بینم

کی شرح میں فرماتے ہیں:۔

"یعنی جب اس کا زمانہ کامیابی کے ساتھ گذر جائے گا تو اس کے نمونہ پر اس کا لڑکا یادگار رہ جائے گا۔ یعنی مقدر یوں ہے کہ خدا تعالیٰ اس کو ایک لڑکا پارسا دے گا جو اس کے نمونے پر ہوگا یہ درحقیقت اس عاجز کی اس پیشگوئی کے مطابق ہے جو ایک لڑکے کے بارہ میں کی گئی ہے"۔

حضور علیہ السلام فرماتے ہیں کہ جب مسیح موعود کا زمانہ گذر جائے گا تو اسی کے نمونہ پر اس کا لڑکا اس کی یادگار رہ جائے گا۔ "رہ جائے گا" کے الفاظ سے صاف ظاہر ہے کہ وہ لڑکا پیدا تو مسیح موعود علیہ السلام کی زندگی میں ہی ہو جائے گا اور پھر مسیح موعود علیہ السلام کی وفات کے بعد وہ اس کی یادگار رہ جائے گا یہ نہیں جیسا کہ اہل پیغام کہتے ہیں۔ کہ وہ پیدا ہی مسیح موعودؑ

توسیل زر اور انتظامی امور کے متعلق مینیجر سے خط و کتابت کی جائے

کی وفات کے دو تین سو سال بعد ہوگا۔ اس میں صاف حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنے صلبی بیٹے کا ذکر کیا ہے۔ اس میں دو تین سو سال بعد پیدا ہونے والے کسی روحانی فرزند کا قطعاً کوئی قرینہ موجود نہیں ہے۔

پھر حضرت مسیح موعود علیہ السلام "تریاق القلوب" کے صفحہ ۱۴ پر تحریر فرماتے ہیں:-

"الہام یہ بتلاتا تھا کہ چار لڑکے پیدا ہوں گے اور ایک کو ان میں سے ایک مرد خدا مسیحی صفت الہام نے بیان کیا ہے سو خدا تعالےٰ کے فضل سے چار لڑکے پیدا ہو گئے۔

حضور علیہ السلام نے اس عبارت میں بتا دیا ہے کہ اللہ تعالےٰ نے آپ کو جو چار فرزند عطا فرمائے ہیں یعنی محمود احمد، بشیر احمد، شریف احمد اور مبارک احمد عمر پانے والا مصلح موعود انہی چار صلبی فرزندوں میں سے ایک ہے اب بتاؤ مصلح موعود کا الہام الٰہی کی رو سے صلبی فرزند ہونا یقینی ہوا یا نہیں اس عبارت کی رو سے بھی اس بارے میں شک وشبہ کی قطعاً کوئی گنجائش نہیں رہتی کہ مصلح موعود کے لئے حضور علیہ السلام کا صلبی فرزند ہونا لازمی ہے۔

نیز حضور علیہ السلام فرماتے ہیں:-

"چونکہ خدا تعالےٰ کا وعدہ تھا کہ میری نسل میں سے ایک بڑی بنیاد حمایت اسلام کی ڈالے گا اور اس میں سے ایک وہ شخص پیدا کرے گا جو آسمانی روح اپنے اندر رکھتا ہوگا۔ اسلئے اس نے پسند کیا کہ اس خاندان کی لڑکی میرے نکاح میں لاوے اور اس سے وہ اولاد پیدا کرے جو ان نوروں کو جنکی میرے ہاتھ سے تخم ریزی ہوئی ہے دنیا میں زیادہ سے زیادہ پھیلا دے...... خدا تعالےٰ نے تمام جہان کی مدد کے لئے میرے آئندہ خاندان کی بنیاد ڈالی ہے"

(تریاق القلوب صفحہ ۶۴، ۶۵)

حضور علیہ السلام کی اس عبارت سے بھی صاف کھل جاتا ہے کہ آسمانی روح رکھنے والا بیٹا آپ کا جسمانی فرزند ہوگا۔ کیونکہ نکاح کے نتیجے میں جو اولاد پیدا ہوگی۔ وہ لازمی طور پر جسمانی اولاد ہوگی نہ کہ محض روحانی اور اس نکاح کے نتیجے میں جو نسل چلے گی۔ وہ لازمی طور پر آپ کی جسمانی نسل ہوگی۔ نہ کہ روحانی نسل

اس کے بعد مکرم خادم صاحب نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تحریرات میں سے ایک اور فیصلہ کن حوالہ پیش کرکے اس امر کو نہایت خوبی سے واضح فرمایا کہ براہ راست اللہ تعالےٰ سے خبر پاکر حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کو وہی بشیر ثانی قرار دیا کہ جس نے بشیر اول کی وفات کے بعد پیدا ہوکر پیشگوئی مصلح موعود کا مصداق قرار پانا تھا۔ چنانچہ تقریر جاری رکھتے ہوئے مکرم خادم صاحب نے کہا حضرت مسیح موعود علیہ السلام اپنی کتاب "سر الخلافہ" کے صفحہ ۳۵ پر تحریر فرماتے ہیں:-

واقص علیک قصۃً عجیبۃً وحکایۃً غریبۃً ان لی کان ابنا صغیراً وکان اسمہ بشیراً فتوفاہ اللہ فی ایام الرضاع واللہ خیر وابقٰی للذین آثروا سبل التقوٰی والارتیاع فالہمت من ربی انا نردہ الیک تفضلا علیک وکذالک رأت امہ فی رؤیاھا ان البشیر قد جاء وقال انی اعانقک اشد المعانقۃ ولا افارق بالسرعۃ فاعطانی اللہ بعدہ ابنا آخر وھو خیر المعطین۔ فعلمت انہ ھو البشیر وقد صدق الخبیر فسمیتہ باسمہ واری حلیۃ الاول فی جسمہ۔

یعنی میں ایک عجیب قصہ اور ایک عجیب حکایت بیان کرتا ہوں میرا ایک چھوٹا بچہ تھا جس کا نام بشیر تھا۔ اللہ تعالےٰ نے اس کو رضاعت کے دنوں میں ہی وفات دے دی اور ان لوگوں کے لئے جنہوں نے تقویٰ کی راہوں کو ترجیح دی اللہ ہی سراسر بھلائی ہے اور باقی رہنے والا ہے مجھے میرے رب کی طرف سے الہاماً بتایا گیا کہ ہم تجھ پر فضل کے رنگ میں اسے تیری طرف واپس لوٹائیں گے۔

اسی طرح اس کی والدہ نے خواب میں دیکھا کہ وہ بشیر آگیا ہے اور کہتا ہے کہ اے اماں میں تم سے معانقہ کروں گا پورا پورا معانقہ اور میں جلدی جدا نہیں ہوں گا۔ سو اس کے بعد اللہ تعالےٰ نے مجھے ایک دوسرا لڑکا عطا کیا اور وہ بہترین دینے والا ہے پس میں نے سمجھ لیا کہ یہ وہی بشیر ہے اور میرے خبیر خدا نے سچ فرمایا تھا۔ چنانچہ میں نے اس کا نام پہلے لڑکے ہی کے نام پر رکھا۔ اور میں پہلے لڑکے کا حلیہ اس کے جسم میں دیکھتا ہوں گ۔

اس عبارت میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ بشیر اول کی وفات پر مجھے اللہ تعالےٰ نے اپنے الہام کے ذریعہ بتایا تھا کہ ایک اور لڑکا تجھے دیا جائے گا جو عمر پانے والا ہوگا۔ کیونکہ وہ تفضل کے رنگ میں آئے گا۔ چنانچہ خدا نے مجھے اس کے بعد ایک اور لڑکا عطا کیا اور میں نے الہام الٰہی کی روشنی میں جان لیا کہ یہ وہی بشیر ثانی ہے جس کا وعدہ دیا گیا ہے سو میں نے اس کا نام بھی اسی کے نام پر رکھا۔ اس طرح حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بشیر اول کی وفات کے بعد پیدا ہونے والے فرزند کا نام الٰہی نام پر رکھ کر تعیین کردی کہ یہی مصلح موعود ہے پھر اللہ تعالےٰ نے حضرت ام المومنین رضی اللہ تعالےٰ عنہا کو خواب میں دکھایا کہ وہی بشیر یعنی بشیر اول آیا ہے اور کہتا ہے کہ اے اماں میں آپ سے گلے ملوں گا اور ملوں گا بھی پورا پورا۔ پہلے تو میں جلدی ہی چلا گیا تھا۔ لیکن اب کے جلدی نہیں جاؤں گا بلکہ بہت لمبے عرصہ تک آپ کے ساتھ رہوں گا۔ حتّٰی کہ ربوہ تک آپکے ساتھ رہونگا (جب مکرم خادم صاحب نے یہ فقرہ زبان سے ادا کیا تو تمام فضا نعرۂ تکبیر اللہ اکبر۔ حضرت فضل عمر زندہ باد کے فلک شگاف نعروں سے گونج اٹھی) حضرت ام المومنین رضی اللہ تعالےٰ عنہا کا یہ خواب بھی صاف بتا رہا ہے کہ بشیر ثانی سے بھی بشیر اول کی طرح صلبی فرزند ہی مراد ہے۔ چنانچہ بشیر اول کی وفات کے بعد ۱۲ر جنوری ۱۸۸۹ء کو سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز پیدا ہوئے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اللہ تعالےٰ کے الہامات کے مطابق اور حضرت ام المومنین رضی اللہ تعالےٰ عنہا کے اس خواب کی عملی تعبیر کے طور پر آپ کو دوسرا بشیر قرار دیا۔ اسی حقیقت کی طرف اشارہ کرتے ہوئے آپ حقیقۃ الوحی کے صفحہ ۳۶۰ پر تحریر فرماتے ہیں۔

"سبز اشتہار کے ساتویں صفحہ میں اس دوسرے لڑکے کے پیدا ہونے کے بارے میں یہ بشارت ہے دوسرا بشیر دیا جائے گا جس کا دوسرا نام محمود ہے وہ اگرچہ اب تک جو یکم ستمبر ۱۸۸۸ء ہے پیدا نہیں ہوا۔ مگر خدا تعالیٰ کے وعدہ کے موافق اپنی میعاد کے اندر ضرور پیدا ہوگا زمین آسمان ٹل سکتے ہیں پر اس کے وعدوں کا ٹلنا ممکن نہیں۔ یہ ہے عبارت اشتہار سبز کے صفحہ ۷ کی جس کے مطابق جنوری ۱۸۸۹ء میں لڑکا پیدا ہوا۔ جس کا نام محمود رکھا گیا۔ اور اب تک بفضلہ تعالےٰ زندہ موجود ہے اور سترھویں سال میں ہے"

اس طرح حضور نے اس امر کی تعیین کر دی کہ آپ ہی وہ موعود فرزند ہیں جس کی بشارت ۲۰ر فروری ۱۸۸۶ء کی پیشگوئی میں دی گئی ہے۔

پھر اس میں بھی اللہ تعالےٰ کی خاص حکمت اور مشیت کارفرما تھی کہ یہ خواب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو نہیں دکھایا گیا بلکہ حضرت ام المومنین رض نے یہ خواب دیکھا۔ کیونکہ مصلح موعود نے مسیح موعود کا زمانہ کامیابی سے گذرنے کے بعد آپ کے نمونہ پر مثیل مسیح کی حیثیت سے آپ کے کام کو تکمیل تک پہنچانا تھا اور قدرت ثانیہ کا مظہر بننا تھا۔ جس کے بارے میں حضور علیہ السلام نے فرمایا تھا کہ جب تک میں نہ جاؤں قدرت ثانیہ ظاہر نہیں ہوگی۔ پھر الٰہی مقدرات میں یہ تھا کہ حضرت ام المومنین حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے وصال کے بعد اپنے اس موعود فرزند کے ساتھ عرصہ دراز تک زندہ رہیں اور وہ آپ کی زندگی ہی میں مصلح موعود ہونے کا دعویٰ کرے اور پھر جب اس کے ذریعہ ربوہ کے نام سے اشاعت اسلام کا ایک نیا مرکز تعمیر ہو تو آپ اس وقت بھی اس کے ساتھ ہوں۔ اسی لئے اللہ تعالےٰ نے یہ خواب حضرت ام المومنین رض کو دکھائی اور اس میں بشیر اول کی زبان سے یہ کہلوایا کہ پہلے تو میں جلدی چلا گیا تھا لیکن اے اماں میں اب جو واپس آیا ہوں تو جلدی نہیں جاؤں گا بلکہ عرصہ دراز تک آپ کے ساتھ رہوں گا۔ کون ہے ہم میں سے جس نے اس خواب کو پورا ہوتے نہیں دیکھا۔ وہ موعود فرزند جسے اللہ تعالےٰ نے پیشگوئی مصلح موعود کا مصداق قرار دیا ہے ہمارے درمیان موجود ہے اور اس پیشگوئی کا ایک ایک لفظ ہم اس کے وجود میں پورا ہوتا دیکھ رہے ہیں

پس اللہ تعالےٰ کے الہامات۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی، ائمہ سلف کی تحریرات حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی اپنی تصریحات اور پھر ان الہامات پیشگوئیوں اور تحریرات اور تصریحات کے مطابق رونما ہونے والے واقعات سب اس امر پر گواہ ہیں کہ پسر موعود اور مصلح موعود کی پیشگوئی صلبی اور جسمانی فرزند کے وجود میں پوری ہوئی تھی نہ کہ دو تین سو سال بعد رونما ہونے والے کسی روحانی فرزند کے وجود میں۔

(باقی)

زکوٰۃ کی ادائیگی اموال کو بڑھاتی ہے اور تزکیۂ نفس کرتی ہے۔

جماعت احمدیہ کے جلسہ سالانہ سنہ ۱۹۵۶ء کے موقعہ پر

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی ایمان افروز اور پُر معارف تقریر

اللہ تعالیٰ نے اسلام کے عظیم الشان باغ کی نگہبانی آج تمہارے سپرد کی ہے پس دل و جان سے اس کی حفاظت کرو

آج احمدیت کے ذریعہ اس باغ کے پودے دُنیا کے کونے کونے میں لگا دیئے گئے ہیں

ربوہ کی بستی انشاء اللہ قیامت تک اسلام اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے جھنڈے کو بلند کرتی رہے گی

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ ۲۸ دسمبر سنہ ۱۹۵۶ء کو جماعت احمدیہ کے جلسہ سالانہ پر "سیر روحانی" کے موضوع پر جو پُر معارف علمی تقریر فرمائی تھی اس کے شروع میں حضور نے بعض متفرق اہم امور کو بیان فرمائے تھے۔ تقریر کے اس حصے کے نوٹ کی دوسری قسط درج ذیل ہے (ادارہ)

اسلام کے روحانی باغ کی دل و جان سے حفاظت کرو

اس کے بعد حضور نے "سیر روحانی" کے موضوع پر اپنی پُر معارف تقریر شروع فرمائی۔ جس میں حضور نے دنیوی باغات کے بالمقابل اسلام کے روحانی باغ کا نقشہ پیش فرمایا۔ جس کا اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں ذکر فرمایا ہے۔ اس ضمن میں حضور نے ایسے اچھوتے نکات اور معرفت سے لبریز حقائق پیش فرمائے۔ جنہیں سُنکر سامعین پر وجد کی کیفیت طاری ہو جاتی۔ اور بار بار اللہ اکبر۔ اسلام زندہ باد اور حضرت فضل عمر زندہ باد کے نعرے فضا میں گونج اٹھتے۔ اس عظیم الشان باغ کا ذکر کرتے ہوئے حضور نے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ نے اس باغ کی نگہبانی تمہارے سپرد کی ہے۔ اس کی دل و جان سے حفاظت کرو۔ اس پر خواہ کتنے ہی حملے ہوں۔ تم سینہ سپر ہو کر کھڑے ہو۔ اور یہ عہد کر لو کہ خواہ [کچھ] ہو ہم نے اس باغ کو اجڑنے [نہیں] دینا ساتھ ہی دعائیں بھی [کر]تے رہو کہ اللہ تعالیٰ تمہیں اس عہد کو نبھانے کی توفیق [دے۔] آمین۔ پہلوں نے موسیٰ کا باغ مسیحؑ کے سپرد کر دیا۔ خدا وہ دن نہ لائے کہ تم بھی ایسا ہی کرو۔ خدا کرے کہ تم نہ صرف محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے باغ کی حفاظت کرو بلکہ مسیح کے باغ کو بھی محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے سپرد کر دو۔ اور کبھی کوئی خبیث تمہارے دلوں میں یہ وسوسہ نہ ڈال سکے۔ کہ تم نعوذ باللہ مسیح موعود کو محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے مقابل پر پیش کرو۔ بلکہ خدا کرے کہ ہمیشہ ہی تم حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کا غلام اور شاگرد ہی سمجھتے رہو۔ اور اس یقین پر قائم رہو کہ مسیح موعودؑ کو جو کچھ ملا محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی پیروی اور غلامی کے طفیل ہی ملا۔

اختتامی دُعا

سیر روحانی کے موضوع پر حضور نے تقریر ختم کرتے ہوئے بعد فرمایا:۔

اب ہمارا جلسہ ختم ہو رہا ہے۔ میں جلسے کی اختتامی دعا کرا دیتا ہوں۔ تمام دوست اس میں شریک ہو جائیں۔ اور خصوصیت سے اس امر کی دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ "دین اسلام کی ترقی کے سامان پیدا فرمائے۔ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے ہمیں پھر قادیان واپس لے جائے۔ لیکن اس کے یہ معنے نہیں کہ ربوہ غیر آباد ہو جائے گا۔ اپنے دل و دماغ میں کبھی یہ وہم بھی نہ آنے دو کہ قادیان جانے کی وجہ سے ربوہ اجڑ جائے گا۔ ربوہ کے چپے چپے پر اللہ اکبر کے نعرے لگ چکے ہیں۔ اور رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجا جاتا ہے۔ یہ بستی انشاء اللہ قیامت تک خدا کی محبوب بستی رہے گی۔ یہ بستی انشاء اللہ کبھی نہیں اجڑے گی۔ بلکہ قادیان کی اتباع میں اسلام اور محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے جھنڈے کو بلند سے بلند تر کرتی رہے گی۔

اس کے بعد حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے ارشاد پر حضور کے پرائیویٹ سکرٹری مکرم مولوی عبدالرحمٰن صاحب انور نے ۱۵۴ پیغامات کا خلاصہ پڑھ کر سنایا جو بذریعہ تار یورپ۔ امریکہ۔ افریقہ۔ بلاد عربیہ۔ انڈونیشیا سیلون۔ بورنیو۔ مارشیس۔ غرض دنیا کے گوشے گوشے سے جلسہ سالانہ کی تقریب پر موصول ہوئے اور جن میں جلسہ سالانہ کی شمولیت کی سعادت حاصل کرنے والے احباب کی خدمت میں السلام علیکم اور مبارکباد عرض کرتے ہوئے دعا کی درخواستیں کی گئی تھیں۔

پیغامات

پیغامات کا خلاصہ پڑھے جانے کے بعد حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔ باہر سے جلسہ کے موقعہ پر جو پیغامات آئے ہیں۔ ان سے بھی اندازہ لگایا جا سکتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے کس طرح اسلام اور محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے باغ کے اس پودہ کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ذریعے مغرب سے مشرق تک اور شمال سے جنوب تک دُنیا کے کونے کونے میں لگا دیا ہے۔ بحر منجمد شمالی سے لیکر بحر منجمد جنوبی تک دنیا کے قریباً ہر حصے میں احمدیت کے نام لیوا موجود ہیں۔ امریکہ۔ سکنڈے نیویا۔ ہالینڈ جرمنی۔ سوئٹزرلینڈ۔ سپین۔ انگلستان شام۔ عراق۔ ملایا۔ سنگاپور۔ انڈونیشیا سیلون۔ بورنیو۔ شمالی افریقہ۔ مغربی افریقہ اور مارشیس۔ غرض دنیا کے ہر علاقہ اور ہر گوشہ میں آج احمدی موجود ہیں۔ جو اسلام کی خدمت

کر رہے ہیں۔ اور اپنی تبلیغ سے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے والے پیدا کر رہے ہیں۔ ہمیں کافر کہنے والے بتائیں تو سہی کہ آخر گذشتہ تیرہ سو سال میں انہیں کیوں اس خدمت کی توفیق نہ ملی۔ اگر رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی محبت اور اسلام کی یہ خدمت ہی کفر ہے۔ تو ہم اللہ تعالیٰ سے دعا کرتے ہیں۔ کہ وہ ہمیں ہمیشہ اس کفر پر قائم رکھے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بھی کیا خوب فرمایا ہے کہ

بعد از خدا بعشقِ محمدؐ مخمرم
گر کفر ایں بود بخدا سخت کافرم

در اصل اسلام کی تبلیغ کرنا اور اس کے دین کے لئے قربانی کی روح پیدا کرنا اللہ تعالیٰ ہی کا کام ہے۔ اور اسی کے فضل سے ہوسکتا ہے۔ اور یہ فضل آج اس نے ہمیں ہی عطا فرمایا ہوا ہے۔

مبلغین کے لئے خصوصیت سے دعا کرنے کی تحریک

آخر میں حضور نے فرمایا۔ اختتامی دعا میں دوست ان مبلغین کو خصوصیت سے یاد رکھیں۔ جو تبلیغ کے لئے باہر گئے ہوئے ہیں۔ دراصل وہ آپ لوگوں کا ہی کام کر رہے ہیں۔ آپ صرف مالی قربانی کرتے ہیں۔ لیکن وہ مالی قربانی کے ساتھ ساتھ اپنے وطن بیوی بچوں اور دیگر عزیزوں کی جدائی بھی برداشت کرتے ہیں۔ نہایت تنگ گذاروں میں بسر اوقات کرتے ہیں۔ فاقے برداشت کرتے ہیں۔ تکلیفیں اٹھاتے ہیں۔ اور رات دن ایک ہی دھن میں مگن رہتے ہیں اور وہ یہ کہ کسی طرح دنیا کلمہ پڑھنے لگے۔ اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی غلامی میں داخل ہو جائے۔ پس ان کا خصوصی حق ہے۔ کہ جماعت ان کے لئے دعائیں کرے۔ کہ اللہ تعالیٰ ان کی زبان میں ان کی تحریر میں ان کے حوصلوں میں اور ان کی تبلیغ میں برکت دے۔ تاکہ لاکھوں لاکھ انسان ان کے ذریعے اسلام میں داخل ہوں۔

پھر دعا کرو کہ اللہ تعالیٰ تم میں اور تمہاری آئندہ نسلوں میں نمازوں کی اور ذکر الٰہی کرنے کی عادت ڈالے تم محبت الٰہی اور محبت رسول صلعم میں ترقی کرتے چلے جاؤ۔ اور تمہارا نمونہ ایسا ہو۔ کہ تمہیں دیکھ کر دشمن بھی کلمہ پڑھنے لگ جائے۔ خدا کرے کہ تم جس ایمان اور اخلاص کو لیکر یہاں آئے ہو۔ اس میں نمایاں ترقی کر کے یہاں سے جاؤ۔ اور سارا سال اس میں اضافہ ہی ہوتا چلا جائے اور جب تم اگلے سال یہاں آؤ۔ تو نہ صرف تم بلکہ تمہاری اولاد کا بھی ایمان و اخلاص اتنا بڑھ چکا ہو۔ کہ تم صاحب رویا و کشوف والہامات بن چکے ہو۔

پھر میرے لئے بھی دعا کرو۔ کہ اللہ تعالیٰ مجھے اسلام کی خدمت کی زیادہ سے زیادہ توفیق دے۔ اور میں قرآن کریم کی تفسیر اور ترجمہ کے کام کو مکمل کر سکوں۔

اب میں اس نصیحت پر اپنی تقریر ختم کرتا ہوں۔ کہ قرآن کو پڑھو۔ سمجھو اور اس پر عمل کرو۔ تا ہماری جماعت کے افراد ہمیشہ ہی محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے باغ کے شاندار پودے بنے رہیں۔ جو ہر لحظہ علم و عرفان میں ترقی کرتے چلے جائیں۔ آمین

درخواست دعائے مغفرت

ہمارے ایک بہنوئی چودھری محمد بوٹا صاحب آف ڈھپر ضلع ہوشیارپور حال مہاجر سانگلہ ہل ضلع شیخوپورہ بتاریخ ۴؍ جنوری بقضاء الٰہی تقریباً ۶۵ سال کی عمر میں وفات پا گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

برادران جماعت احمدیہ سانگلہ ہل نے اس موقعہ پر ہمدردی اور اخوت کا نہایت اعلیٰ درجہ کا نمونہ دکھلایا۔ فجزاہم اللہ احسن الجزاء۔

قارئین الفضل ہمارے مرحوم بہنوئی کے لئے دعائے مغفرت فرما کر ہمیں ممنون فرمائیں۔

چودھری محمد شریف سابق مبلغ بلاد عربیہ۔ ربوہ۔

درخواست دعا

میری والدہ محترمہ عرصہ دو ماہ سے بیمار ہیں۔ صحت یابی کے لئے تمام دوستوں سے دعا کی درخواست ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ والدہ محترمہ کو جلد سے جلد صحت عطا فرمائے۔ خاکسار چودھری عبدالرحمٰن امیر جماعت احمدیہ ملتان مالک ملتان کلاتھ ہاؤس ملتان شہر۔

فیض الرحمٰن صاحب فیضی کا ایک خط

فیض الرحمٰن صاحب فیضی کی طرف سے ہمیں مندرجہ ذیل خط برائے اشاعت موصول ہوا ہے:۔ (ادارہ)

اخبار "نوائے پاکستان" بابت ۲۰ $\frac{12}{56}$ میں چودھری عبدالحمید صاحب کا ایک مضمون زیر عنوان "کفر ٹوٹا خدا خدا کرکے" شائع ہوا ہے۔ اس مضمون میں میرے متعلق بھی اشارتاً بعض ایسی باتیں درج ہیں۔ جو افتراء ہیں۔ اور مضمون نگار نے محض شرارت کی نیت سے لکھی ہیں۔ مثلاً انہوں نے برادرم مکرم ملک عبدالرحمٰن صاحب خادم کو مخاطب کر کے لکھا ہے۔ کہ "اگر بقول آپ کے (یعنی برادرم مکرم خادم صاحب کے) آپ کے وہ بھائی جو اسلام کے لئے زندگیاں وقف کر کے ربوہ گئے تھے۔ ان میں کوئی خلیفہ صاحب کے دفتر کا پرائیویٹ سیکرٹری تھا۔ کوئی سپرنٹنڈنٹ تھا۔ کوئی صدر انجمن احمدیہ میں آڈیٹر کوئی کالج میں پروفیسر آج احرار کے سٹیج کی طرف دوڑتے ہیں۔ تو غور و فکر کا مقام ہے۔ کہ یہ سانحہ کیونکر ہوا"۔ اس فقرے میں اگر برادرم مکرم کے پروفیسر بھائی سے مراد خاکسار ہے۔ تو عرض ہے کہ مضمون نگار نے افتراء سے کام لیا ہے۔ اور دیدہ و دانستہ جھوٹ بولا ہے۔ کیونکہ جہاں تک میرا تعلق ہے۔ میں اپنی پیدائش سے لے کر تا دم تحریر احرار سے کسی مدد کا کبھی خواہاں نہیں ہوا۔ نہ میرا جماعت احرار یا کسی احراری یا احراریوں کے کسی ہمدرد سے کبھی کوئی تعلق ہوا ہے۔ اور نہ کبھی میں نے اس کی خواہش کی۔ میرے متعلق یہ بیان محض شرارت اور افتراق پیدا کرنے کی نیت سے شائع کیا گیا ہے۔ اور میں اس پر لعنت اللہ علی الکاذبین کہتا ہوں۔ میرے نزدیک احرار حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے مخالف ہونے کے علاوہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بھی شدید دشمن ہیں۔ لہٰذا ان کے ساتھ کسی احمدی کے اشتراک اور تعاون کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ میرا عقیدہ ہے۔ کہ جو شخص احرار کی امداد حاصل کرتا ہے۔ وہ احمدیت کا دشمن ہے۔ اور احمدیت کے دشمن کے ساتھ میں کسی قسم کا کوئی تعلق رکھنے کے لئے تیار نہیں ہوں۔

(خاکسار فیض الرحمٰن فیضی ایم اے)

اعلان نکاح

مکرم سلیم حسن الجابی صاحب کا نکاح محترمہ امۃ النصیر صاحبہ بی اے بی ٹی بنت شیخ محمد لطیف صاحب مرحوم حال کوہاٹ کے ساتھ بعوض پانچ ہزار روپیہ مہر سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ ۲۹ $\frac{12}{56}$ مسجد مبارک میں پڑھا۔ احباب جانبین کے لئے اس رشتہ کے بابرکت ہونے کے لئے دعا فرمائیں۔ سید سلیم صاحب شام کے رہنے والے نوجوان ہیں۔ اور انہوں نے اپنی زندگی خدمت دین کے لئے وقف کی ہوئی ہے۔ عنقریب واپس لبنان جانے والے ہیں۔ جہاں وہ فریضہ تبلیغ ادا کریں گے۔ احباب سے ان کی کامیابی کے لئے بھی دعا کی درخواست ہے۔ (نائب وکیل التبشیر ربوہ)

ملک عزیز احمد صاحب کی تشویشناک علالت

میرے والد ملک عزیز احمد صاحب کینسر کے دوبارہ حملہ کے باعث تشویشناک طور پر بیمار ہو گئے ہیں۔ شدید کمزوری کی وجہ سے کروٹ لینے سے بھی معذور ہیں۔ اور اکثر وقت بے ہوشی طاری رہتی ہے۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے۔ کہ باری تعالیٰ ان کو کلی صحت عطا فرمائے۔ اور پریشانی دور کرے۔ آمین۔ (رشید احمد ملک)

گمشدہ اٹیچی کیس

میرے بھائی جان سیٹھی مسعود احمد صاحب کا اٹیچی کیس جلسہ سالانہ کے موقعہ پر جہلم کی بارک سے گم ہو گیا ہے۔ جن احباب کو اس کی بابت ہو۔ وہ مندرجہ ذیل میں سے کسی ایک پتہ پر اطلاع دیں۔ (۱) سیٹھی محمد اسحاق صاحب جنرل منیجر کنٹین سلطان ٹیکسٹائیل ملز لمیٹڈ سرگودھا (۲) سیٹھی مسعود احمد صاحب سیٹھی کلاتھ ہاؤس بازار جہلم (۳) خاکسار بشارت احمد سیٹھی طالب علم تعلیم الاسلام کالج ربوہ

تحریک جدید میں حصّہ لینا احمدیت کے قیام کی غرض کو پورا کرنا ہے

"تحریک جدید کا کام نہ چند سال کا ہے اور نہ چند افراد کا بلکہ دراصل احمدیت کے قیام کی جو غرض تھی یعنی غلبہ اسلام علی الادیان۔ اس غرض کو پورا کرنے کے لئے یہ کام جاری کیا گیا ہے ...... اس وضاحت کے بعد ہر شخص جو احمدیت میں شامل ہوتا ہے بلکہ میں کہتا ہوں کہ ہر وہ شخص جو احمدیت سے دلچسپی لیتا ہے خواہ وہ احمدی نہ بھی ہو اس پر یہ فرض عائد ہو جاتا ہے کہ وہ اس کام میں حصّہ لے ...... آپ لوگوں کا فرض ہے کہ ہر احمدی سے خواہ وہ بچّہ ہو۔ جوان ہو یا بوڑھا ہو اس کی حیثیت کے مطابق تحریک جدید کے وعدے لے کر بھجوائیں .... ہر ایک احمدی کو بتاؤ کہ اس کا تحریک جدید میں حصہ لینا احمدیت کے قیام کی غرض کو پورا کرنا ہے۔ اگر کوئی شخص تحریک جدید میں حصّہ نہیں لیتا تو اس کے احمدیت میں داخل ہونے سے کیا فائدہ؟"

(حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ) — خطبہ تحریک و مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ

جماعت کے ہر فرد بچّہ، جوان، بوڑھا، مرد، عورت

امیر و غریب سے وعدہ لیا جائے

حضور ایدہ اللہ خدام الاحمدیہ کو فرما چکے ہیں کہ خدام گھر بہ گھر پھر کر وعدے لیں اور یہ بھی فرمایا ہے کہ کم از کم ہر شخص کی ماہوار آمد کا ۱/۵ حصہ وعدہ ہونا چاہیئے۔ یعنی ہزار روپے آمد والے کا وعدہ کم ۲۰۰ روپے ایک سو روپے آمد والے کا وعدہ کم ۲۰ روپے علیٰ ہذا القیاس۔

معلوم ہوتا ہے کہ خدام حضرت اقدس کے اس ارشاد کو نظر انداز کر رہے ہیں۔ ورنہ دفتر دوم کے ان کے وعدے اضافے سے پر تے۔ ذیل میں حضور کا ارشاد ملاحظہ فرمائیں۔

"تمہارے اندر ایمان پیدا کرنے کے لئے، تمہارے اندر اخلاص پیدا کرنے کے لئے، تمہارے اندر زندگی پیدا کرنے کے لئے۔ تمہارے اندر روحانیت پیدا کرنے کے لئے ضروری ہے کہ تم سے قربانیوں کا مطالبہ کیا جائے اور ہمیشہ اور ہر آن کیا جائے۔ اگر قربانیوں کا مطالبہ ترک کر دیا جائے تو یہ تم پر ظلم ہوگا۔ یہ سلسلہ پر ظلم ہوگا۔ یہ تقویٰ اور ایمان پر ظلم ہوگا۔

پس باوجود اس کے کہ ہم پر بوجھ زیادہ ہے۔ ہمیں اسلام کی خاطر قربانی کرنی پڑے گی۔ کیونکہ ہمارے خدا نے ہم پر اعتبار کر کے یہ کام ہمارے سپرد کیا ہے"

(وکیل المال تحریک جدید ربوہ)

موصی اصحاب سے چند ضروری گذارشات

ذیل میں چند ضروری سطور خدمت موصی اصحاب کی خدمت میں پیش کی جاتی ہیں جن کو اگر وہ ملحوظ رکھیں تو امید ہے کہ وہ اپنے حسابات کو درست اور دفتر کے ریکارڈ کو مکمل رکھوانے میں دفتر کی قابل صد شکر گذاری اعانت فرمائیں گے

اول:۔ دفتر بہشتی مقبرہ کی طرف سے جب کسی گذشتہ سال یا متعدد گذشتہ سالوں کی آمد کی معلوم کرنے کے لئے "بجٹ فارم اصل آمد" پہنچے تو پوری احتیاط کے ساتھ اور حتی الامکان بہت جلد اس فارم کو پر کر کے واپس فرمائیں سوائے خاص مجبوریوں کے۔ عام طور پر آپ سے یہ توقع کی جاتی ہے کہ یہ فارم صحیح اندراجات کے ساتھ آپ دو ہفتہ کے اندر اندر واپس کر دیں۔ تاکہ آپ کے حصہ کی آمد وصیت کے چندوں کا حساب درست اور مکمل رہ سکے۔ آپ یہ انتظار کیوں کرتے ہیں کہ آپ کو دوبارہ سہ بارہ یاد دہانیاں کرائی جائیں۔ جیسا کہ آپ اپنی وصیت کی غرض اور اس کے مقصد اور اہمیت کو خوب سمجھتے ہیں کیا آپ اس بات کو پسند فرماتے ہیں کہ سلسلہ کے مال کے ایک حصہ کو یاد دہانیوں اور رجسٹری نوٹسوں پر ضائع کیا جائے؟ اگر آپ کا جواب نفی میں ہے اور یقیناً نفی میں ہوگا تو پھر آپ کو دوسری۔ تیسری یاددہانی یا رجسٹری نوٹس کا انتظار کیوں ہو؟

دوم:۔ آپ کی طرف سے بجٹ فارم پر ہو کر واپس آنے پر دفتر کی طرف سے آپ کو گذشتہ سال کی وصول شدہ رقوم کا تفصیلی حساب بھیجا جاتا ہے۔ جس سے آپ کو معلوم ہوتا ہے کہ آپ کے ذمہ کتنا بقایا یا دفتر میں آپ کا کتنا فاضلہ ہے۔ اس تفصیلی حساب میں اگر آپ کی کوئی ادا کردہ رقم درج نہ ہو تو مہربانی فرما کر فوری طور پر خزانہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ کے کوپن نمبر اور تاریخ سے اطلاع دیں جس کے ذریعہ سے وہ رقم داخل خزانہ ہوئی تھی۔ تاکہ دوبارہ پڑتال کی جائے اور اگر وہ رقم واقعہ میں آپ کے حساب میں درج ہونے سے رہ گئی ہو تو درج کر کے آپ کا حساب درست کر دیا جائے۔

سوم:۔ اگر آپ خود اپنے چندہ حصہ آمد کی ادائیگی میں چھ ماہ سے زائد عرصہ کے بقایا دار رہیں اور اس کی ادائیگی کے لئے آپ نے اس وقت تک دفتر سے کوئی معین صورت پیش کر کے منظوری نہیں لی تو آپ کو اس کی فکر ہونی چاہیئے۔ ہو سکتا ہے بلکہ قواعد کے لحاظ سے ضروری ہے کہ ایسی صورت حال میں آپ کی وصیت کو مجلس کارپرداز میں منسوخ کرنے کے لئے پیش کر دیا جائے اور پھر آپ کو پشیمان ہونا پڑے۔ پس آپ کو اپنے چندہ حصہ آمد کے بقایا زائد از چھ ماہ کی ادائیگی کے لئے دفتر کے ساتھ فوراً خط و کتابت کر کے فیصلہ کرنا چاہیئے کہ آپ اس بقایا کی ادائیگی کے لئے کیا صورت اختیار کرنا چاہتے ہیں۔

چہارم:۔ اگر آپ نے اپنے بقایا کی ادائیگی کے لئے معین صورت پیش کر کے مہلت لے رکھی ہے یا آپ نے اپنے کسی متوفی موصی رشتہ دار کے بقایا کی ادائیگی کے لئے ضمانت دی ہوئی ہے تو اس بات کو فراموش نہ کیجئے کہ دونوں صورتوں میں آپ کی ذمہ داری میں بہت بڑا اضافہ ہو گیا ہے اور آپ کو اس ذمہ داری سے سبکدوش ہونے کے لئے اپنی دیگر ضروریات پر اس عہد کو مقدم کرنا چاہیئے جو آپ نے مہلت لے کر یا ضمانت دے کر کیا ہوا ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ کو توفیق عطا فرمائے۔

پنجم:۔ اگر آپ ایک مقام سے دوسرے مقام پر تبدیل ہو چکے ہیں تو کیا آپ نے اپنے موجودہ پتہ سے (جس پر آپ سے خط و کتابت کی جا سکے) دفتر بہشتی مقبرہ کو مطلع فرما دیا ہے؟ اگر نہیں تو بہت جلد بلکہ اولین فرصت میں مطلع کر کے مشکور فرمائیں تاکہ بوقت ضرورت آپ کے سابقہ مقام اور پتہ پر خط و کتابت کر کے دفتر کا وقت اور پیسہ ضائع نہ ہو اور دفتر آپ کے ساتھ بوقت ضرورت رابطہ خط و کتابت قائم رکھ سکے۔ اور اس میں تاخیر نہ ہو

ششم:۔ دفتر بہشتی مقبرہ سے خط و کتابت کرتے وقت اپنا وصیت نمبر ضرور لکھیں کیونکہ ایک ہی نام کے خدا تعالیٰ کے فضل سے درجنوں اور بیسیوں موصی ہیں بلکہ چند مثالیں ایسی بھی دیکھی ہیں کہ ولدیت اور سکونت بھی ایک ہی تھی۔ لہٰذا دفتر بہشتی مقبرہ کو کسی بھی امر کے لئے مخاطب کرتے ہوئے اپنا وصیت نمبر ضرور تحریر فرمائیں۔

سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ

اعلان نکاح و رخصتانہ

مورخہ ۱۳ دسمبر ۱۹۵۶ء کو عزیزم چوہدری عبدالواحد صاحب ورک برادر اصغر جناب چوہدری عبدالحق صاحب ورک آف کراچی کا نکاح ہمراہ عزیزہ بشریٰ بیگم بنت چوہدری عطاء اللہ صاحب مرحوم (ابن چوہدری سکندر علی صاحب مرحوم آف بھینی بانگر) چک ۲۱۰ گ۔ب تحصیل سمندری ضلع لائلپور ایک ہزار روپیہ مہر پر خاکسار نے پڑھا۔ اور اسی دن رخصتانہ کی تقریب عمل میں آئی۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو جانبین اور سلسلہ اور ملک و قوم کے لئے مفید اور بابرکت بنائے۔ آمین

خاکسار محمد شفیع اشرف واقف زندگی ربوہ

نوٹ:۔ چوہدری عبدالحق صاحب ورک نے اس خوشی کی تقریب پر مبلغ پانچ روپے بطور اعانت الفضل دئیے ہیں۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء

(مینجر روزنامہ الفضل)

درخواست دعا

مکرم چوہدری محمد عبداللہ خاں صاحب پریذیڈنٹ چک ۳ T-D-A تحصیل خوشاب ایک ہفتہ سے بیمار ہیں۔ احباب دعائے صحت فرمائیں۔

نصر اللہ خاں جماعت ششم تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ

تسنیم کے سابق ایڈیٹر سعید ملک کا جماعت اسلامی سے استعفیٰ

لاہور ۵ر جنوری۔ "تسنیم" کے سابق ایڈیٹر مسٹر سعید ملک نے جماعت اسلامی کی رکنیت سے استعفیٰ دیدیا ہے۔ اس استعفیٰ کا متن یہاں ایک پریس کانفرنس میں پیش کیا گیا۔

استعفیٰ کا متن

(یہ استعفیٰ امیر جماعت کو مخاطب کر کے لکھا گیا ہے)

"جماعت اسلامی کے ساتھ چھ سالہ وابستگی کے دوران مجھے جو تجربات ہوئے ہیں اور مختلف ذمہ داریوں کو ادا کرتے ہوئے اندر سے حالات کا مطالعہ کرنے کا جو موقعہ ملا ہے اس کی بناء پر میں اس نتیجے پر پہنچا ہوں کہ آپ کی سرکردگی میں جماعت کے اندر ایک ایسا گروہ پیدا ہو چکا ہے جس نے نہ تو جماعت کو اس کے اصل طریق پر قائم رہنے دیا ہے اور نہ جماعت کو اس جمہوری اور شورائی طریقے پر چلایا جا رہا ہے جس کی پابندی اسلام اور اپنے دستور کی رو سے ہم پر واجب ہے۔ میرے عدم اطمینان کی تفصیلی وجوہ آپ کو معلوم ہیں تاہم میں یہاں صرف دو بنیادی باتوں کی طرف اشارہ کروں گا۔

جماعتی لٹریچر میں یہ بات واضح طور پر بیان کی گئی ہے کہ اسلامی تحریک کو چلانے کا طریقہ صرف یہ ہے کہ مخاطب آبادی میں اسلام کے اصولوں کا شعور اور ان پر چلنے کا شدید داعیہ پیدا کر دیا جائے تاآنکہ ایک مرحلے پر پہنچ کر وہ آبادی فطری طور پر اسلام کو ایک نظام زندگی کی حیثیت سے اپنا لے۔ یہ بات کھل کر کہہ دی گئی تھی کہ یہ کام محض سیاسی ہنگاموں سے ہوگا اور نہ صرف انتخابات کے ذریعے حصول اقتدار کی کوششوں سے لیکن ابھی قوم میں اسلامی اصولوں کا ابتدائی شعور بھی پیدا نہ ہوا تھا اور اس نے اسلامی اصول اخلاق و سیاسیات کو [illegible] کرنے پر معمولی سی آمادگی کا اظہار بھی نہ کیا تھا کہ آپ نے بنیادی کام سے صرف نظر کر کے تحریک کو پوری طرح سیاسی ہنگامہ آرائیوں میں الجھا دیا۔ حتیٰ کہ اسلامی نظام کی حیثیت ہمارے ہاں محض ایک نعرے کی رہ گئی۔

جماعتی معاملات کی انجام دہی میں امیر از روئے دستور و روایات مرکزی شوریٰ کے فیصلوں کا پابند ہے لیکن آپ نے ہمیشہ مرکزی شوریٰ کے فیصلوں کی خلاف ورزی کی ہے اور احتجاج کے باوجود اپنی روش پر مصر رہے ہیں۔ جماعت کی تاریخ میں یوں تو اس کی بے شمار مثالیں ہیں لیکن ان میں سے چند ایک نمایاں یہ ہیں۔

کشمیر کے متعلق شوریٰ کا فیصلہ تھا کہ مجاہدین کی امداد کی جائے اور اس سلسلے میں جماعت نے عوام سے ان کی اعانت کے لئے ایک بڑی رقم جمع بھی کی لیکن آپ نے شوریٰ کے خلاف ایسی بات کہہ ڈالی جس سے جماعت ایک عظیم ابتلاء میں گرفتار ہو گئی نیز وہ رقم بھی مجاہدین تک نہ پہنچی۔ اسی طرح جماعت کی اگرچہ یہ متفقہ رائے تھی کہ قادیانیوں کو اقلیت قرار دیا جائے۔ لیکن اس کے باوجود شوریٰ کا یہی فیصلہ تھا کہ اس مسئلے کو دستوری مہم سے وابستہ کیا جائے۔ لیکن آپ نے بطور خود "دو نکتے" کا اضافہ کر دیا اور شوریٰ سے مشورہ کئے بغیر ان جماعتوں سے اشتراک عمل شروع کر دیا جن کے متعلق شوریٰ اور آپ کی قطعی رائے تھی کہ وہ اس مسئلے کو اپنے سیاسی مقاصد کے حصول کا ذریعہ بنانا چاہتی ہیں۔ دستور جماعت کی خلاف ورزی اور شورائی و جمہوری قدروں کو کچلنے اور تسلطائی رجحانات پیدا کرنے کی ایک مثال یہ ہے کہ اگرچہ دستور جماعت کے مطابق اس جماعت میں ارکان اختیارات کا منبع ہیں اور دستور کی دفعہ ۱۸ کی رو سے ارکان کے کل پاکستان اجلاس میں ہر رکن کو اعتراض اور تنقید کی پوری آزادی ہے۔ لیکن آپ نے کراچی کے نومبر ۱۹۵۵ء کے اجتماع میں تمام اعتراضات اور تجاویز کو پیش ہونے سے روک دیا۔ حالانکہ اس کا نہ آپ کو اختیار تھا اور نہ مرکزی شوریٰ کو۔ اس قسم کی مثالیں صرف بدترین تسلطائی جماعتوں کی تاریخ میں ملتی ہیں۔ اس سلسلے میں پاکستان کے حکمرانوں پر تنقید کرتے ہوئے آپ قومی زندگی میں آزادی رائے اور تنقید و محاسبے کا جو حق اپنے پبلک بیانات اور تحریروں کے ذریعے مانگتے رہے ہیں وہ کسی سے پوشیدہ نہیں۔

تسلطائی ہتھکنڈوں کی تازہ ترین مثال یہ ہے کہ جماعت کی قیادت میں بڑھتے ہوئے اختلافات اور ارکان جماعت میں عام بے چینی کے پیش نظر ایک سال قبل شوریٰ نے ایک جائزہ کمیٹی تشکیل دی تھی۔ جماعتی سرکلر کے ذریعے یہ اعلان کیا گیا کہ اس کمیٹی کی رپورٹ سامنے آنے کے بعد کل پاکستان اجتماع ارکان منعقد کیا جائے گا۔ لیکن جب یہ رپورٹ آگئی تو اجتماع منسوخ کر دیا گیا۔ اس رپورٹ کے بارے میں ارکان جماعت سے غیر معمولی اخفا برتا جا رہا ہے۔ مرکزی شوریٰ نے پندرہ روز کی بحث کے بعد بالاتفاق اس رپورٹ کی بنیاد پر ایک قرارداد کے ذریعے جماعت کی پالیسی کو بدلتے ہوئے انتخابات کی مہم سے دستکش ہو کر انقلاب فکر اور تعمیر معاشرہ کے کاموں پر اپنی توجہات کو مرکوز کر دینے کا فیصلہ کیا لیکن شوریٰ کے اجلاس کے بعد پچھلے ہی ہفتہ آپ نے جائزہ کمیٹی کے چاروں ارکان کے نام (جن میں سے تین اس جماعت کے کل پاکستان امیر بھی رہ چکے ہیں) خطوط کے ذریعے ان کے سارے کام کو ایک سازش قرار دیتے ہوئے ان سے مرکزی شوریٰ سے مستعفی ہو جانے کا مطالبہ کر ڈالا۔ حالانکہ دستور میں اس کی کوئی گنجائش نہیں ہے۔ اور نہ کسی جمہوری جماعت میں ایسی حرکت کا تصور کیا جا سکتا ہے۔ اس کے ساتھ ہی ان ارکان شوریٰ نے جو آپ کی اندھا دھند پیروی کرتے ہیں آپ کے گروہ کے دوسرے افراد کے ساتھ مل کر جماعتی آداب و روایات کو پامال کرتے ہوئے شوریٰ کی اس متفقہ قرارداد کے خلاف ایک زبردست مہم شروع کر دی ہے۔ اس کے علاوہ اسی شوریٰ کے اجلاس میں ایک اونچی سطح کی کمیٹی بنا دی گئی تھی جس کو میرے اعتراضات کی تحقیق کرنا تھی۔ آپ نے وعدہ کیا تھا کہ آپ بھی امیر جماعت کی حیثیت سے اس کمیٹی کے فیصلوں کے پابند ہوں گے۔ لیکن ابھی اس تحقیقات کا آغاز بھی ہوا تھا کہ آپ نے ایک طرف اس کمیٹی کے صدر پر جائزہ کمیٹی کے رکن کی حیثیت سے سازش کا الزام لگا دیا اور دوسری طرف کسی معقول وجہ اور مجھ سے کوئی جواب طلب کئے بغیر اچانک میرے حقوق رکنیت کو معطل کر دیا۔ ان اقدامات پر جماعت کے وسیع حلقوں میں اس وقت حیرانی اور غم و افسوس کی جو فضا چھائی ہوئی ہے۔ وہ آپ جانتے ہیں۔

میری یہ قطعی رائے ہے کہ اب اس جماعت میں آپ نے اصلاح حال کے تمام دروازے بند کر دیئے ہیں۔ میں نے گذشتہ پانچ چھ سال میں ہر طریقے سے یہ کوشش کی ہے کہ آپ دستور جماعت کی پابندی کریں اس کے لئے شوریٰ میں کئی بار آپ پر تنقید و محاسبہ کیا ہے۔ جماعت میں شورائی نظام کو اس کی صحیح روح کے ساتھ چلانے اور ہنگامہ آرائیوں سے بچتے ہوئے جماعت کے اصل تعمیری اور فکری کام کی طرف توجہ دینے۔ جماعت کے اصل مسائل سے ارکان جماعت میں دلچسپی پیدا کرنے کے لئے شوریٰ سے لے کر اجتماع ارکان تک میں تجاویز پیش کیں۔ لیکن آپ نے ہمیشہ ان سب کوششوں کو بے اثر بنانے کی سعی کی ہے۔ اب جب کہ آپ کی تمام کوششیں ناکام ہو گئی ہیں۔ جائزہ کمیٹی نے آپ کی منشاء کے خلاف رپورٹ دے دی ہے۔ شوریٰ میں آپ کو شکست ہو گئی ہے۔ اور ہنگامہ آرائیوں اور سردست انتخابات میں حصہ لینے کا فیصلہ ہو چکا ہے۔ نیز میرے تمام اعتراضات کے لئے شوریٰ نے ایک تحقیقاتی کمیٹی بنادی ہے۔ جس کے ذریعے معاملات کے کھل کر سامنے آجانے کا امکان پیدا ہو گیا ہے۔ آپ نے جماعت کے اندر اپنے خاص اثرات کے ذریعے ایک ایسی فضا پیدا کر دی ہے جس میں صحت مند طریق پر کام کرنا ناممکن ہو گیا ہے۔ میں چونکہ اس قسم کی فضا میں اپنی قوتیں اور وقت ضائع نہیں کرنا چاہتا۔ اس لئے میں جماعت کی رکنیت سے مستعفی ہونے پر مجبور ہوں۔

میری اب بھی یہی رائے ہے کہ جماعت جمہور صحیح خطوط پر کام کرنا چاہتے ہیں۔ جائزہ کمیٹی کے سامنے دو صد سے زائد ارکان نے رائے دی ہے ان میں سے ۸۰ فیصدی سے زائد نے اپنی اپنی معلومات کی حد تک جماعت کی پالیسی اور اخلاقی حالت سے عدم اطمینان کا اظہار کیا۔ یہ تو ممکن ہے کہ اصل مسائل کو اخفا میں رکھ کر یا جذبات کو اپیل کر کے اور "اسلام خطرے میں ہے" کا الارم بجا کر اب بھی آپ جماعت کے سادہ دل ارکان کو علاقائی اجتماعات میں خاموش کرا دیں۔ لیکن میں چیلنج کرتا ہوں کہ آپ جائزہ کمیٹی کی رپورٹ کو ارکان اور پبلک کے سامنے لائیں۔ ارکان کا کل پاکستان اجتماع بلا کر تمام مسائل ان کے سامنے رکھیں۔ اور پھر دیکھیں کہ ارکان کے احساسات کیا ہیں۔"

(تسنیم ۷ر جنوری ۵۷ء)

احمدیت کیخلاف
پانچ اعتراضات
مع جواب
منجانب حضرت امام جماعت احمدیہ
اردو۔ انگریزی میں۔ کارڈ آنے پر
مفت
عبداللہ الٰہ دین سکندر آباد دکن

الفضل میں اشتہار دیکر اپنی تجارت کو فروغ دیں۔

اولاد نرینہ کیلئے دوائی "فضل الٰہی" دواخانہ خدمت خلق ربوہ سے طلب فرمائیں قیمت مکمل [illegible] ۶/-/-